تعلیمات
جلد۱۷، شمارہ۔۱، صفحہ نمبر۔۶۹۔۷۷

معلم اعظم ﷺ اور حکمت تدریس

سعدیہ منور*

Abstract

Islamic education aims at educating the people under the teaching of Islam and preparing them for a comprehensive Islamic life. To teach the whole universe our Holy Prophet (PBUH) use different impressive and symbolic teaching methods for preaching of Islam. These methods are universal and now a day have importance in educational institutions and define authentic by worldwide educationists. The main objective of this study is to define teaching /instructional methods of Holy prophet (PBUH) in the educational activities and explain the teaching methods and techniques in the early years of Islam during the prophetic era. These standards are necessary for every teacher to improve his teaching style and strategy. (Mushtaq, Mustafa, & Abdulghaffar, 2015).

* ایم فل سکالر، ادارہ تعلیم و تحقیق پنجاب یونیورسٹی لاہور

آپؐ تمام کائنات کے لئے معلم اعظم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپؐ کا طریقہ تدریس تمام دنیا کے معلمین کیلئے بہترین نمونہ اور قرآن پاک کے طریقہ تدریس کا عکس ہے۔

تعلیم کی ابتدا:

Education was launched by the Prophet Muhammad-----------In this paper, those methods and techniques of Holy Prophet and the early Muslims' educational activities are reviewed scholarly (Rehman, 2018).

آپ ﷺ نے تعلیم کے حصول پر بہت زور دیا۔ جب اسلام کی پہلی مسجد بنی تو تعلیمی عمل میں تیزی اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق تعلیمی عمل جاری ہوا۔ آپ ﷺ نے بحیثیت معلم ایک بہترین عملی نمونہ پیش کیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا گیا ہے لقدکان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ (الاحزاب :21)

"بے شک تمھارے لئے زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ رسولؐ اللہ کی زندگی میں ہے"

تدریس کا تصور:

معلمی ایک بہت باوقار پیشہ ہے۔ اساتذہ نوجوان نسل کے مستقبل کے معمار ہیں۔ اسی تناظر میں اساتذہ سے کچھ توقعات وابستہ کی جاتی ہیں۔ جو ان کے کردار کی آئینہ دار ہیں۔ ان کے کردار میں مشاورت، تجزیہ کار اور کمرہ جماعت کو منظم کرنا وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اساتذہ کو ان کے تمام کردار بخوبی ذمہ داری سے نبھانے ہوتے ہیں۔ معلمی کا مقصد طلبا کو ایک تفصیلی نقطہ نظر فراہم کرنا ہوتا ہے۔ نہ کہ وہ طلبا کو رٹہ لگانے کی طرف مائل کرنا۔ معلمی ایک ایسا راستہ ہے جس کے نقش قدم پر چل کر طلبا اپنی منزل تک پہنچتے ہیں۔

A teaching method comprises the principles and methods used by teachers to enable student learning. These strategies are determined partly on subject matter to be taught and partly by the nature of the learner. For a teaching method to be appropriate and efficient it must be in relation with the characteristic of the learner and the type of learning it is supposed to bring about. Suggestions are there to design and selection of teaching methods must consider not only the nature of the subject matter but also how students learn.(Westwood ،2008).

آپؐ کے طریقہ تعلیم کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

عملی سطح کو ملحوظ رکھنا:

آپؐ تعلیم دیتے وقت مخاطب کی علمی سطح اور استعداد کو پیش نظر رکھتے تھے اور ہر شخص کی ذہنی استعداد کے مطابق بات کیا کرتے۔ جدید ماہرین تعلیم بھی اسی بات کے حق میں ہیں کہ ہمیں پڑھاتے وقت عمر، استعداد اور رجحان کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ (مقبول،2013)

مدلل انداز بیان کرنا:

تعلیم دیتے ہوئے آپؐ کا انداز بیان مدلل ہوا کرتا تھا۔ آپؐ ہر بات کو آسان زبان میں سمجھاتے تھے اور اپنی بات کو موثر کرنے کے لئے ٹھوس دلائل اور شواہد بھی پیش فرماتے جو انسانی عقل کے قریب تر ہوتے اور مخاطب کو سمجھنے میں بھی دشواری پیش نہ آتی۔ مدلل انداز کی بہت سی مثالیں ہمیں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ سے بھی ملتی ہیں۔

An example is the hadith, one of the first from the Book of Taharah, about the t making wudu -------other issue is more important and will also benefit them." Rahman, (2018)

مثلاً ایک دفعہ صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ کیونکہ وہ دریا کے پانی کو نہیں پی سکتے تھے۔ اور ان کے خیال کے مطابق یہ پانی پاک اور طاہر نہیں تھا۔ کیونکہ ایک دفعہ ایسے حالات ہوئے کہ ان کے پاس پانی تھا، پس اگر وہ پانی وضو کے لیے استعمال کر لیا جاتا تو پینے کے لیے باقی نہ رہتا۔ تب آپ ﷺ نے یہ مشہور حدیث بیان فرمائی "پانی طاہر اور پاک ہے" سو تم میں سے جو چاہے اس پانی سے وضو کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے سمندری جانور کے بارے میں فرمایا کہ جو جانور پانی میں مر جائے وہ حلال ہے۔

کیا صحابہ کرام نے یہ سوالات آپ ﷺ سے پوچھے؟ نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے خود بیان فرمایا آپ ﷺ ان صحابی کو جانتے تھے اس لیے خود ہی مچھلی کے بارے میں بھی بیان فرمایا کہ یہ حلال ہے۔ اس طرح کہا جاتا ہے کہ ایک کامیاب **معلم** وہ ہے جو ان سوالات کے جوابات خود دے جو اس کے سامع کے لیے ضروری ہوں۔ کیونکہ طلبا خود سوالات پوچھنے سے گھبراتے ہیں۔ لہذا مدلل انداز بیان معلم کے لیے بہت ضروری ہے۔

سمعی و بصری معاونت کا استعمال:

آپؐ سمعی و بصری معاونت تدریسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے حق میں تھے اور تدریس میں بعض چیزوں کی وضاحت کیلئے اس کو استعمال فرمایا کرتے ایک دفعہ آپؐ نے جنت اور دوزخ کی وضاحت کرتے ہوئے زمین پر لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ راستہ جنت کی طرف جاتا ہے اور یہ راستہ دوزخ کی طرف جاتا ہے، جدید ماہرین تعلیم بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ تدریس میں امدادی اشیاء کو استعمال کرنے سے طلبا کی سیکھنے کی صلاحیت دوگنی ہو جاتی ہے۔ (مقبول،2013)

جامد تصورات کی وضاحت:

آپؐ جامد تصورات کی وضاحت بھی بڑی عمدگی سے فرماتے تھے مثلاً منافق کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ منافق وہ ہے جو جھوٹ بولے، امانت میں خیانت کرے وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اسی طرح مفکرین تعلیم بھی اسی بات کی تائید کرتے ہیں کہ تعلیم میں موجود جامد تصورات کی وضاحت مثالوں سے دینے سے طلبا کی سیکھنے کی تمام صلاحتیں بہتر ہو سکتی ہیں۔

A similar (favor you have already received) in that We have sent among you a Messenger of your own, rehearsing to you Our Signs, and purifying you, and instructing you in Scripture and Wisdom, and in new knowledge" (Qur'an 2: 151).

سوالیہ انداز:

قرآن پاک کی تدریس میں آپؐ سوالیہ انداز اپناتے تھے۔ یہی سوالیہ انداز مفکرین تعلیم نے اپنایا۔ کیونکہ اس انداز سے طلباء کو سوچ وبچار کی طرف مائل کر سکتے ہیں سامع کی توجہ حاصل کرنے کے لئے سوالیہ انداز اہمیت رکھتے ہیں۔ سوالیہ انداز کو اپنا کر معلم طلبا کی ذہنی استعداد کو پرکھ سکتا ہے۔

مثالوں سے وضاحت:

قرآن پاک کی طرح آپؐ بھی عنوانات کی وضاحت کیلئے کوئی نہ کوئی مثال دیا کرتے تھے۔ مثلاً ایک مرتبہ موسم خزاں میں آپؐ نے ایک ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا اور بہت سے پتے جھڑ گئے تو آپؐ نے فرمایا: پانچ وقت کی نماز پڑھنے سے انسان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس ٹہنی سے پتے گر گئے ہیں

ماہرین تعلیم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ مثالوں سے کسی بات کی وضاحت سے طلبا کے لئے وہ باتیں دیرپا ہوتی ہیں۔ (مقبول، 2013)

In other instances, he illustrated his point using his hands. When he said, "I and the one who takes care of the orphans are in paradise, like this" (Bukhari). As he was speaking, he interlaced his fingers.

جبر وتشدد سے پرہیز:

آپؐ اپنے مخاطبین کے ساتھ انتہائی مشفقانہ اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے اور سختی کے قائل نہ تھے۔ اسی طرح آج کے دور میں جبر وتشدد اور سزا کو ممنوع قرار دے کر پاکستان میں 2014ء میں اس کے لئے ایک ایکٹ بنایا گیا جو کہ "مار نہیں پیار" کا درس دیتا ہے۔ ماہرین تعلیم کے مطابق سزا کے خوف سے طلباء کی صلاحیتیں دب کر رہ جاتی ہیں اس لئے انھیں پیار وشفقت سے تعلیم دینی چاہیے۔

علامات واشارات کا استعمال :

آپؐ کسی بات کی وضاحت کے لئے علامات واشارات کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔ جس سے بات اور بھی واضح ہو جاتی مثلاً ایک دفعہ آپؐ نے انگلیوں کے اشارے سے بتایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش کرے تعلیم دے اور انکی شادی کرے تو وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ تدریس میں علامات واشارات کا استعمال فرماتے تھے۔ ماہرین تعلیم کا اس بارے میں یہ کہنا ہے کہ اشارات کی زبان طلبا کے لیے دیرپا ہوتی ہے اور اس کی بدولت انھیں بات یاد رکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بلاشبہ یہ بہتر طریقہ تدریس ہے۔

(الیاس:2011ء)

Just as the Prophet used analogy to explain verbally drawing or illustration to make a point graphically. Once the Prophet drew a straight line through the sand and then drew lines to the right and lines to the left of the first line. Then while the people were looking intently at the drawing, he recited the verse, “And verily, this is My Straight Path, so follow it, and follow not (other) paths, for they will separate you away from His Path” (Qur’an 6:153).

مختصر اور جامع تدریس:

آپؐ مختصر مگر جامع تدریس فرمایا کرتے تھے تا کہ سننے والے اچھی طرح سمجھ لیں، آپؐ جس موضوع پر بھی بات کرتے وہ ادھورا نہ رہتا اور نہ ہی تشنہ طلب رہتا بلکہ سامع آپؐ کے وعظ سے کماحقہ استفادہ کرتے۔ ریسر چیز بھی اس بارے میں یہی کہتی ہیں کہ جو بات یا موضوع جتنا مختصر اور جامع کیا جائے وہ اتنا ہی دیرپا اور پر اثر ہوتا ہے بلاوجہ طویل بات اپنا اثر کھو دیتی ہے۔

موقع محل کے مطابق کلام

آپؐ جب بھی کچھ فرماتے تو وہ ہمیشہ موقع محل کے مطابق ہوتا۔ دوسروں کی باتوں کو غور سے سنتے اور اپنی باری کا انتظار فرماتے اور یہی آداب محفل بھی ہیں۔ جب ہم کلام ہوتے تو موقع محل کے مطابق ہوتے۔ مفکرین تعلیم بھی اس بارے میں یہی کہتے ہیں کہ موقع محل کے مطابق کلام کرنا آپ کی بات میں وزن پیدا کرتا ہے۔ جو بلا ضرورت کلام کرتے ہیں وہ اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں لہذا جب بھی بات کی جائے موقع محل کی مناسبت اور ضرورت و نفع کی بات کی جائے۔ (مقبول، 2013).

تجسس کا پہلو:

جس طرح قرآن مجید میں بعض موضوعات کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جبکہ بعض چیزوں کو پوری وضاحت سے بیان نہیں کیا گیا بلکہ غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ اور بعض کی طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے، اس طرح ماہرین تعلیم کا بھی یہی کہنا ہے کہ طلبا کو جو نصابی تعلیم دی جائے اس میں بعض جگہوں پر وضاحت دی جائے اور بعض کو ادھورا چھوڑا جائے تاکہ طلباء اسے خود سے تلاشنے کی کوشش کریں۔ یہ ایک بہت عمدہ طریقہ تدریس ہے۔

Another technique asking a question to pique the interest and curiosity of the listeners. An example is when the Prophet asked his companions, "What would be the situation of someone who has a river at his door and every day, five times a day, he comes out and he takes a bath in that river? At the end of the day would he have any dirt on himself?" They responded, "There would be no dirt on him, O Rasul Allah." Then the Prophet said, "Similarly there are the five prayers cleansing the person in this way (Shaarawy, 2014).

خطابی طریقہ :

آپؐ اکثر اپنے صحابہ کرامؓ کی تعلیم و تربیت کے لئے خطابی طریقہ بھی استعمال کرتے تھے۔ کوہ صفا کا خطاب، خطبہ جمعہ، خطبہ عید خطبہ حجتہ الوداع اور دیگر مختلف مواقعوں پر آپؐ کا صحابہ کرامؓ سے خطاب اس حقیقت کی ترجمانی کرتے ہیں کہ آپؐ خطابی طریقہ تدریس کو موثر سمجھتے تھے۔

آج بھی پوری دنیا میں خطابی طریقہ تدریس کامیابی سے استعمال ہو رہا ہے۔ تعلیمی ماہرین اس کو عمل تدریس کا لازمی حصہ قرار دیتے ہیں۔ یہ بہترین طریقہ تدریس ہے جو ہمیشہ سے کامیاب ہے اور اس کے بہترین نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ (الیاس، 2011)

تقابلی طریقہ تدریس:

اس طریقہ میں دو عناصر کا آپس میں موازنہ کر کے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ آپؐ نے بھی اس طریقہ تدریس کو پسند فرمایا۔ اس طرح قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:"ان سے پوچھو! کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں۔ نصیحت تو عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔"(23-9:39)

تقابلی طریقہ تدریس سے طلبا کا مضمون کے بارے میں دلچسپی کا معیار بڑھ جاتا ہے۔

مباحثی طریقہ تدریس:

مباحثی طریقہ تدریس میں زیر نظر معاملہ پر مباحثہ کر کے کسی نتیجہ پر پہنچا جاتا ہے۔ نبی کریمؐ بعض معاملات میں بزرگ صحابہؓ سے مشورہ فرماتے اور مسئلے کا حل نکالتے مثلاً جنگ خندق کے موقع پر آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرمایا۔ کافی مباحثہ کے بعد فیصلہ ہوا کہ مدینہ کے گرد خندق کھود کر شہر کا دفاع کیا جائے۔ مباحثی طریقہ تدریس سے طلباء کے ذہنوں میں نئے خیالات جنم لیتے ہیں۔ جو ان کی قابلیتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں موثر ثابت ہوتے ہیں۔

استفساری طریقہ :

یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس میں معلم اپنے متعلمین سے زیر نظر معاملے کے بارے میں استفسار کر کے ان کی توجہ حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے سوال کو علمی خزانے کی کنجی قرار دیا ہے۔

ایک دفعہ آپؐ نے آپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ میں تمھیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں کہ جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو۔

توصحابہ کرامؓ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسولؐ ضرور ارشاد فرمایے۔ تو آپؐ نے کہا کہ:

"اپنے درمیان سلام کو فروغ دو ایسا کرنے سے تمھارے درمیان محبت کو فروغ ملے گا۔"

تکراری طریقہ:

کسی چیز کی تکرار بھی متعلم کی توجہ حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ آپؐ بھی بعض اوقات کسی چیز کی شدت کو بیان کرتے ہوئے اس چیز کو دہراتے تھے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ جب کلام فرماتے تو تین دفعہ اسے دہراتے تاکہ لوگ بات کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے: اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو اس کی ناک خاک آلود ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے رسول اللہؐ کس کی ناک خاک آلود ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو اپنی زندگی میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت کو حاصل نہ کر سکا۔

The Prophet would sometimes repeat something three times. One example is the hadith narrated by Abu Shurasih: "The Prophet said, 'By Allah, he does not believe! By Allah, he does not believe! By Allah, he does not believe!' It was said [by one individual listening], "Who is that, O Allah's Apostle?" He (peace be upon him) said, "That person whose neighbor does not feel safe from his evil."

مظاہراتی طریقہ تدریس:

یہ ایک ایسا طریقہ تدریس ہے جس میں اساتذہ خود عمل کر کے دیکھاتے ہیں۔ طلبا اپنے استاد کے عملی تجربے کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور اس مشاہدے کے نتیجے میں اپنے طرز عمل میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ عہد نبویؐ میں بھی مظاہراتی طریقہ تدریس کی مثالیں ملتی ہیں۔ ایک دفعہ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو نماز کا طریقہ سیکھانے کی غرض سے ان کے سامنے نماز پڑھی آپؐ نے نماز کا ایک ایک رکن صحابہ کرامؓ کے سامنے ادا فرمایا اور کہا نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

طریقہ تدریج:

طریقہ تدریج سے مراد نفس مضمون ایک خاص ترتیب سے طلباء کے سامنے پیش کرنا ہے۔ نبی کریمؐ تدریس میں طریقہ تدریج (درجہ بدرجہ) طریقہ تدریس کا خیال رکھتے۔ آپؐ تدریس میں متعلمین کی نفسیاتی ضرورتوں اور فطری تقاضوں کو مدنظر رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے مدینہ سے باہر تعلیم دینے والے مختلف معلمین کو نصیحت فرمائی۔ (جو مختلف قبائل کو تعلیم دیتے) کہ وہ آغاز ہی میں اسلام کے سارے تقاضے پیش کر کے لوگوں کو نہ ڈرائیں۔ پہلے لوگوں کو کلمہ سکھایا جائے جب وہ توحید و رسالت پر ایمان لے آئیں۔ تو انھیں نماز بھی سیکھائی جائے پھر بعد میں انھیں روزہ ،حج اور زکوۃ کے مسائل سمجھائے جائیں۔

مشابہتی طریقہ:

اس طریقہ تدریس میں دو چیزوں کے درمیان مماثلت تلاش کر کے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ جب کسی چیز کو سمجھانے کے لئے مثال دی جاتی ہے تو درحقیقت ایک چیز کو دوسری چیز کے مماثل قرار دیا جاتا ہے۔ نبی کریمؐ بھی اپنے موقف کی وضاحت کے لئے مثالیں استعمال فرماتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ نے حضرت حفصہ کے چھوٹے قد کے بارے میں کچھ بات کہی تو اس پر آپؐ نے فرمایا کہ

اے عائشہ اگر تمھاری اس بات کو سمندر کے پانی میں ڈال دیا جائے تو سمندر کا سارا پانی کڑوا ہو جائے۔

مسئلی طریقہ:

اس طریقہ تدریس میں طلباء کے سامنے کوئی مسئلہ رکھا جاتا ہے اور غور و فکر کے ذریعے مناسب حل تلاش کیا جاتا ہے۔ اس طرح عہد نبویؐ میں ہمیں مسئلی طریقہ تدریس کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان فارسیؓ کی کھجور کے درختوں کے بدلے آزادی مسجد نبویؐ اور مسجد قبا کی تعمیر مسئلی طریقہ تدریس کی کئی اہم مثالیں ہیں۔

طلباء میں غور و فکر کے بعد تعلیمی مسلئہ کے حل تلاش کرنے کی صلاحیت پیدا کرے اس مقصد کے حصول کے لئے مسئلی طریقہ کو اپنایا-

Reference

1. Mushtaq, S., Mustafa, M. T., & Abdulghaffar. (2015). *National Professional Standards for Teachers in Pakistan in Light of Teaching of the Holy Prophet (P.B.U.H)*. Retrieved from 6- 26, 2019, from https://ideas.repec.org/a/rfh/jprjor/v1y2015i4p171-181.html.
2. Holy Quran
3. Rahman, M. M. (2018). *Education, Teaching Methods and Techniques in the Early Years of Islam During the Era of Prophet Muhammad (SAW).* Retrieved 6 26, 2019, from https://ijrdo.org/index.php/er/article/view/1876.
4. Westwood, P. (2008). *What teachers need to know about teaching methods* . Camber well, Vic, ACER Press.
5. Shaarawy., k. (2014). The teaching methods of prophet Muhammad (PBUH)
6. مقبول. ،ا.(2013) علمی اساسیات علم التعلیم،لاہور علمی کتاب خانہ،ص109-121
7. الیاس . ،ع. (2011) علم التعلیم،لاہور، سٹوڈنٹس اون بک ہاوس، ص26.
8. محمد،م،الرسول المعلم واسالیبہ فی التعلیم، مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، بیروت، لبنان